احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 4-اپریل 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 73 | جمعہ 25 ذیقعدہ۔ 1417ھ 4 شہادت 1376ھش 4 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس امارہ کی حالت میں انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے اور لوامہ میں اسے شیطان سے ایک مجاہدہ اور جنگ کرنا ہوتا ہے۔ کبھی وہ غالب آجاتا ہے اور کبھی شیطان، مگر مطمئنہ کی حالت ایک امن اور آرام کی حالت ہوتی ہے کہ وہ آرام سے بیٹھ جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں (-) یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری حالت میں کس قدر استراحت ہوتی ہے، چنانچہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نفس مطمئنہ چلا آ۔ ظاہر کے لحاظ سے تو یہ مطلب ہے کہ جان کندنی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے مطمئن نفس۔ اپنے رب کی طرف چلا آ۔ وہ تجھ سے خوش اور تو اس سے راضی۔ چونکہ (کلام الٰہی) کے لئے ظاہر اور باطن دونوں ہیں۔ اس لئے بطن کے لحاظ سے یہ مطلب ہے کہ اے اطمینان پر پہنچے ہوئے نفس اپنے رب کی طرف چلا آ۔ یعنی تیری طبعاً یہ حالت ہو چکی ہے کہ تو اطمینان اور سکینت کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہے اور تجھ میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی بعد نہیں ہے۔ لوامہ کی حالت میں تو تکلیف ہوتی ہے، مگر مطمئنہ کی حالت میں ایسا ہوتا ہے کہ جیسے پانی اوپر سے گرتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے اور وہ خدا ہی کی محبت سے جیتا ہے۔ غیر اللہ کی محبت جو اس کے لئے ایک جلانے اور جہنم کے پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ اس کی رضاء اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اللہ تعالیٰ کی رضاء اس کا منشاء ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت ایسی حالت میں اس کے لئے بطور جان ہوتی ہے۔ جس طرح زندگی کے لئے لوازم زندگی ضروری ہیں۔ اس کی زندگی کے لئے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اس کی سچی خوشی اور پوری راحت ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 70)

## خطبہ کے وقت میں تبدیلی

4- اپریل 1997ء سے خطبہ 5 بجے آئے گا

لندن میں مارچ کے آخری اتوار سے موسم گرما کے اوقات شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پاکستان اور انگلینڈ کے وقت میں فرق 5 گھنٹے سے کم ہو کر 4 گھنٹے رہ جاتا ہے۔ لہذا 4- اپریل 1997ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ پاکستانی وقت کے مطابق احمدیہ ٹیلی ویژن پر 6 بجے کی بجائے 5 بجے شام لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

## نکاح

○ مکرمہ مبارکہ مریم روزی صاحبہ بنت مکرم چوہدری حفیظ اللہ خان اشرف صاحب سب انجینئر اریگیشن ابن مکرم چوہدری اللہ رکھا ملی صاحب دار النصر غربی الف ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم اختر جہانزیب صاحب ابن مکرم محمد یاسین اختر صاحب مقیم جرمنی مبلغ پانچ ہزار جرمن مارک حق مہر کے عوض مورخہ 27- فروری 1997ء کو بعد عصر بیت اقبال میں صدر محلہ محترم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب دار النصر غربی الف ربوہ نے پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

## بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور مؤثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

## بدظنی کرنے والا ہمیشہ خسارہ میں رہتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ خطرناک مرض ہے جس کو () میں سوء ظن کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ اور ہزاروں قسم کی نکتہ چینیوں سے دوسروں کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسے حقیر بنانے کی فکر میں ہیں مگر یاد رکھو (-) انسان جو بلا وجہ دوسرے کو بدنام کرتا ہے۔ اور سوء ظن سے کام لے کر اس کی تحقیر کرتا ہے۔ اگر وہ شخص اس بدی میں مبتلا نہیں جس بدی کا سوء ظن والے نے اسے متہم ٹھہرایا ہے۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ سوء ظن کرنے والا ہرگز نہیں مریگا۔ جب تک خود اس بدی میں گرفتار نہ ہو لے۔ پھر بتاؤ کہ سوء ظن سے کوئی کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مت سمجھو کہ (عبادات) کرتے ہو۔ عجیب عجیب خوابیں تم کو آتی ہیں۔ یا تمہیں (الٰہی بشارتیں ہوتی) ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ

باقی صفحہ 7 پر

**راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2 روپے 50 پیسے |
|---|---|---|

4- شہادت 1376 ہش    4 - اپریل 1997ء


# اولاد سے عفو اور درگذر کا سلوک

بچوں کو ہر وقت ڈانٹنا ڈپٹنا اور یہ سمجھنا کہ اس طرح ان کی تربیت کی جا رہی ہے غلط فہمی ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ کر اگر آپ تربیت کر بھی لیں تو بچے کے دل میں جو آپ کے لئے محبت پیدا ہونی چاہئے اور جس محبت کی وجہ سے وہ آپ کے لئے ساری عمر دعائیں کرے وہ پیدا نہیں ہوتی اور اس کی تربیت کے باوجود ایک بہت بڑی بات سے آپ محروم رہ جاتے ہیں اور وہ یہ کہ بچے آپ کے لئے دعائیں کریں۔ بچوں کی دعاؤں کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ ان کے والدین کی وفات کے بعد بچوں کے پاس سب سے اہم بات یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے دعائیں کریں اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جن والدین کے لئے ان کے بچے دعا نہیں کرتے یا کر نہیں سکتے ان والدین کے لئے یہ بات کوئی اچھی نہیں۔ اور ڈانٹنے ڈپٹنے سے نہ صرف یہ کہ محبت قائم نہیں رہتی بلکہ ایک انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ بچے ڈر کی وجہ سے بات مان لیتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کی تربیت ہو گئی ہے۔ لیکن دراصل وہ ڈر کی وجہ سے مانتے ہیں۔ ان کا دل نہیں مانتا۔ اور وہ بات ماننے کے باوجود اس بات سے ہم آہنگی پیدا نہیں کر سکتے۔ تو نقصان ہوا اس کا۔ یعنی ڈانٹ ڈپٹ کر تربیت کرنے کے کئی نقصان ہیں۔ ایک تو یہ کہ بات بچے کے دل میں گھر نہیں کرتی۔ وہ مان بھی جائے تو انقباض کے ساتھ مانتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ بچوں اور ان کے والدین کے درمیان جو محبت ہونی چاہئے اور جس محبت کا نہ صرف بچوں کو فائدہ ہے بلکہ ان سے زیادہ ان کے والدین کو فائدہ ہے۔ اور والدین کو نہ صرف ان کی زندگی میں فائدہ ہے بلکہ اس دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی فائدہ ہے۔ اس سے وہ محروم ہو جاتے ہیں۔

جو چیزیں انسان یہاں سے گزر جانے کے بعد باقی چھوڑ جاتا ہے ان میں سے ایک اچھی چیز یہ ہے کہ اس کی اولاد اس کے لئے دعا کرنے والی ہو۔ یوں تو کہا جا سکتا ہے کہ ہر اولاد کو اپنے والدین کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اور ہمارے خیال میں ہر اولاد اپنے والدین کے لئے دعا کرتی ہی ہے لیکن دعا میں جذبہ اور شدت پیدا کرنے کے لئے محبت کا تعلق مضبوط ہونا چاہئے۔ صرف لفظی طور پر بعض الفاظ کہہ کر دعا کر لینا اور بات ہے اور دعا کا دل کی تہہ سے نکلنا اور جذبے کے ساتھ نکلنا اور بات ہے۔ دعا تو قبول ہی وہ ہوتی ہے جو اضطراب کے ساتھ کی جائے۔ اور اگر اضطراب ہی پیدا نہ ہو تو دعا کرنے کا کیا فائدہ۔

پس یہ محبت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے پیار اور عفو سے کام لے کر بچوں کی تربیت کی جائے۔ ہر چھوٹی بڑی بات تو نقصان نہیں پیدا کرتی۔ تربیت کا ایک مقصد تو یہ بھی ہوتا ہے کہ بچہ کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے نقصان ہو۔ نقصان سے بچنے کے لئے یا اسے بچانے کے لئے اس کی تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن نقصان کی بھی تو کئی اقسام ہیں۔ ایسے نقصان بھی ہیں جو بچوں کے کردار کو بلند نہیں ہونے دیتے اور ایسے وقتی اور لمحاتی نقصان بھی ہیں جن سے کسی کا کچھ نہیں بگڑتا۔ سوائے اس کے کہ چند پیسے ضائع ہو جاتے ہوں۔ اگر بچے سے گلاس اور پلیٹ ٹوٹے اور آپ اسے ڈانٹنے اور ڈپٹنے لگیں بلکہ اسے ایک تھپڑ بھی رسید کر دیں تو نہ اس گلاس اور پلیٹ نے واپس آنا ہے نہ بچے کی سمجھ میں یہ بات آسکے گی کہ اتنی چھوٹی سی بات پر آپ نے اسے ڈانٹا کیوں۔ وہ بڑوں سے بھی تو ایسے نقصان ہوتے دیکھتا ہے لیکن عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ بڑوں سے نقصان ہو تو لوگ ہنس دیتے ہیں۔ چھوٹوں سے نقصان ہو تو ڈانٹتے ڈپٹتے ہیں۔ اس فرق کو بچے خوب سمجھتے ہیں۔ آخر گھر میں سب کچھ ہوتا ہے چھوٹوں سے بھی اور بڑوں سے بھی اور اگر بڑوں سے اور سلوک ہو اور چھوٹوں سے اور سلوک ہو تو چھوٹے کچھ نہ کہنے کے باوجود اس بات کو اپنے دل سے معاف نہیں کر سکتے۔ وہ اسے یاد رکھتے ہیں۔ سختی کا ان پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ زائل بھی نہیں ہوتا۔ تربیت ہو جانے کے باوجود وہ اپنے ماں باپ کی محبت سے پرے ہٹ جاتے ہیں اور یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

پس تربیت کے سلسلے میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ عفو اور درگزر کا سلوک کیا جائے اگر کسی چھوٹے موٹے نقصان پر بچے کو صرف سمجھا دیا جائے اور پیار کے ساتھ اسے بتا دیا جائے کہ نقصان تو ہو گیا ہے لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں یہ نقصان آسانی سے پورا ہو سکتا ہے۔ البتہ آئندہ وہ اس بات سے احتراز کرے کہ ایسا نقصان نہ ہو۔ تو یقیناً بچے پر زیادہ اثر ہو گا۔ بہتر اثر ہو گا۔ اس کے دل میں ماں باپ کی عزت بڑھتی رہے گی۔ عزت اور محبت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور حقیقی عزت وہی ہوتی ہے جو محبت کے ساتھ چلے۔ عزت تو بعض لوگ ڈر کی وجہ سے بھی کرتے ہیں۔ دکھاوے کے طور پر کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح کی عزت کے جذبات دل کی تہہ سے پیدا نہیں ہوتے اور دل کی تہہ سے اس لئے پیدا نہیں ہوتے کہ اس عزت میں محبت کا عنصر مفقود ہوتا ہے۔

پس یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ اولاد کی تربیت نہایت ضروری ہے لیکن تربیت کے ساتھ ساتھ جس چیز کو ہمیشگی حاصل ہونی چاہئے وہ محبت ہے۔ تربیت بھی ہو اور محبت بھی بڑھے۔ تربیت سے وہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں یعنی اولاد۔ اور محبت سے والدین کو فائدہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ جب انسان اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو چند چیزیں جو اسے فائدہ پہنچاتی رہتی ہیں ان میں سے ایک اس کی اولاد کی دعا ہے۔ اور اولاد دعا اور خاص طور پر اضطرار کے ساتھ دعا تو اسی صورت میں کرے گی کہ اسے والدین سے محبت ہو۔

پس عفو اور درگزر سے کی ہوئی تربیت دونوں طرف بہتر نتائج پیدا کرتی ہے۔ تربیت بھی ہو جاتی ہے محبت بھی قائم رہتی ہے۔ پھر کیوں نہ یہی طریق اختیار کیا جائے۔ آیئے ہم اپنی اولاد کی اسی طرح تربیت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے بچوں سے عفو اور درگزر کریں۔

مل بیٹھ کے باتیں کرنے سے باتوں کا سرا مل جاتا ہے
نظروں سے نظریں ملتی ہیں، دل دل کے قریب آجاتا ہے
روحوں میں مسرت پلتی ہے اس محفل میں، اس مجلس میں
مل بیٹھ کے باتیں کرنے کا یہ ڈھب شُوریٰ کہلاتا ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

# محبتِ الٰہی کا جھومر

## ایک تحفۂ شادی

ایک دعا دل سے اٹھی اور شرفِ قبولیت پا گئی اور کس نرالے انداز میں کہ انسان وجد کرے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی اولاد کے لئے دعا کی‘ ایک منظوم دعا‘ جس میں یہ بھی استدعا کی گئی: ”دے بختِ جاودانی‘ اور فیضِ آسمانی“ اور آسمان نے اس خانوادہ پر فیض کے در کھول دئے۔ افراد خاندان روحانی اور دنیاوی انعامات سے نوازے گئے لیکن اس فیض آسمانی کا ایک انوکھا رنگ ملاحظہ کیجئے۔ انداز اتنا نرالہ‘ اتنا پیارا۔

ایک بیٹی اپنا نیا گھر بسانے کے لئے اپنے گھر سے رخصت ہو رہی ہے۔ ہر روز ہزاروں بیٹیاں رخصت ہوتی ہیں اور یہ کیفیت کچھ ملی جلی سی ہوتی ہے۔ والد اور والدہ کی آنکھوں میں چمک بھی کہ ایک اہم فرض سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں کچھ بجھی ہوئی سی بھی کہ پیاری بیٹی پرائی ہو رہی ہے۔ خوشی کی لہر بھی کہ بیٹی کا گھر بس رہا ہے اور دل پہ کچوکا سا بھی کہ وہ جو گھر کی رونق تھی‘ جس کی ہنستی‘ مسکراتی آنکھیں ماں باپ کے چہرے پہ رونق لے آتیں‘ جس کی بھولی بھالی پیاری باتیں ان کو خوشی بخشتیں‘ اب وہ ہنستا‘ مسکراتا چہرہ قدرے دور چلا جائے گا۔ وہ کھنکتی ہوئی ہنسی اب کسی اور در و دیوار میں گونجے گی۔ وہ معصوم سی حرکات اب کچھ سنجیدگی کا روپ دھار لیں گی اور نئے ماحول کو رونق بخشیں گی۔ رخصتی کا وقت جب آن پہنچا تو بچی لباس فاخرہ میں ملبوس‘ چمکتی پیشانی مگر اداس چہرہ‘ برستی آنکھوں سے بابل کا گھر چھوڑ رہی ہے‘ وہ گھر جہاں اس کا بچپن گذرا‘ جہاں وہ پروان چڑھی‘ جہاں وہ محبتوں کے ہالہ میں گھری رہی۔ آج بھی ایک بیٹی رخصت ہو رہی ہے ایک کلی ایک انتہائی برگزیدہ خاندان کی ایک نیک بیٹی۔ مگر آج شادی کے کارکنوں میں ایک نیا کارکن بھی شامل۔ آج ایک بالکل انوکھی بات ہو رہی ہے۔ آج فضاؤں کو بھی ایک فرض سونپا گیا ہے۔ آج آسمان کو بھی ایک فریضہ ادا کرنا ہے۔ آج آسمان سے ایک فیض کا نزول ہو گا مگر ایک انوکھے رنگ میں‘ وہی فیض جو اسی خاندان کے بزرگ نے اپنی اولاد کے لئے مانگا۔ جو کئی رنگوں میں ظاہر ہوتا رہا مگر آج اس کا ایک بالکل انوکھا رنگ قابل دید ہے۔

صاحبزادی طوبیٰ ہمارے پیارے محبوب آقا حضرت امام جماعت الرابع کی سب سے چھوٹی‘ سب سے پیاری صاحبزادی کو بھی اپنا نیا گھر آباد کرنا ہے۔ ایک دوسرے حسین دور کا آغاز کرنا ہے۔ اسے بھی اپنے والد محترم کے گھر کو الوداع کہنا ہے۔ وہ جو گھر کی رونق تھی آج کسی اور گھر کو رونق بخشے گی۔ وہ جو اپنے والد محترم کی پیاری ہے آج کہیں اور سے بھی پیار پائے گی۔ اسے وداع ہونا ہے مگر کہاں سے؟ آج بچیاں ہوٹلوں سے۔ شادی گھروں سے‘ پارکوں سے وداع ہوتی ہیں۔ دکھ ہوتا ہے والدین کی ایسی بے اعتنائی دیکھ کر۔ لڑکیاں تو ہمیشہ اپنے گھروں سے وداع ہوتی رہی ہیں۔ مگر برا ہو اس جذبہ نمائش کا کہ آج ان کی رخصتی سے قبل ہی ان پر گھر کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ ماں باپ انہیں کسی ہوٹل میں لے جاتے ہیں کیونکہ ایک شاندار ہوٹل سے سجی سجائی کار میں بٹھایا جائے تو اخبار میں خبر آئے گی کہ فلاں کی بیٹی ہوٹل پرل کانٹینینٹل سے بڑی شان سے رخصت ہوئی۔ احباب و اغیار خبر پڑھیں گے تو ہمارا سر فخر سے اونچا ہو جائے گا۔ سو آج فخر کے اظہار کا جذبہ پیار و محبت کے جذبہ پر غالب آیا۔ وہ جو اپنے والد۔ والدہ کی محبت بھری بانہوں کا سہارا لئے ہوئے اپنے گھر کی دہلیز پار کرنے کا تصور تھا‘ وہ دھندلا گیا۔ ہوٹلوں کی چکا چوند‘ ظاہرداری‘ نمود و نمائش نے یہ جذبہ بھی ہم سے چھین لیا..... مگر میرا قلم تو بھٹک گیا۔ میں تو بات کر رہا تھا ایک ننھی سی‘ ایک پیاری سی‘ محبوب امام کی محبوب بیٹی کی۔

اسے بھی تو رخصت ہونا ہے مگر کہاں سے؟ ان کے والد محترم کی سوچ کا موازنہ کیجئے آجکل کے جدیدیت پرست لوگوں کی سوچ سے۔ موخر الذکر تو اپنی شان اور بڑائی کے لئے بڑے ہوٹلوں کا سہارا لیتے ہیں۔ مگر یہاں سوچ بہت ہی مختلف۔ وہ رخصت ہو سکتی تھیں لندن کے اس گھر سے جو ان کے پیارے ابا کا گھر ہے۔ مگر محترم ابا کی سوچ ملاحظہ ہو۔ انہیں اپنی لخت جگر کو اس گھر سے بھی وداع نہیں کرنا۔ یہ گھر تو ضرور ہے مگر عارضی گھر‘ اصل گھر تو وہی ہے جس کی دیواریں بچی کے محترم دادا نے استوار کیں اور جسے اس منور وجود نے روشن کیا جس میں مادر مشفق کی محبت کی خوشبو آج بھی رچی ہوئی ہے۔ وہ گھر جو منور ہوا۔ متبرک ہوا۔ درخشاں وجودوں سے۔ اینٹ گارے کا سادہ سا گھر مگر اپنی شان میں کتنا بلند۔ معطر و مطہر۔ روشن و منور۔ کر سکتا ہے کوئی بظاہر شاندار ہوٹل کا اس بظاہر سادہ سے گھر سے مقابلہ؟ یہ وہ متبرک گھر ہے جس کے کونے کونے کو سجدوں سے سجایا گیا۔ جس کی فضا دعاؤں سے معمور ہے۔ جس میں محبتیں بکھیری گئیں۔ الفتیں بانٹی گئیں۔ جس سے برکتیں سمیٹی گئیں۔ ہے کوئی مقابلہ اس پیار و محبت۔ پاکی و پاکیزگی پر استوار گھر کا کسی ظاہری چکا چوند سے؟ سو یہ فیصلہ کتنا موزوں تھا جو اس پیاری سی بیٹی کے والد محترم نے کیا۔ اسے رخصت کیا جائے تو اس متبرک گھر سے۔ مگر کتنا مشکل تھا یہ فیصلہ ایک محبت کرنے والے باپ کے لئے۔ کیونکہ ایسے میں شفیق باپ کا محبت بھرا ہاتھ اس لمحے اس کے سر پر نہیں ہو گا۔ ایک محرومی کا احساس۔ مگر یہ اس جذبہ پر غالب نہ آ سکا جس کے تحت یہ فیصلہ

باقی صفحہ 6 پر

# مولیٰ کی محبت بنے پیشانی کا جھومر

صاحبزادی طوبیٰ کی رخصتی کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا منظوم دعائیہ کلام

جاتی ہو مری جان- خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان- خدا حافظ و ناصر

ہر گام فرشتوں کی حفاظت ہو نگہدار
ہر لحظہ و ہر آن- خدا حافظ و ناصر

مولیٰ کی محبت بنے پیشانی کا جھومر
طاعت رہے پہچان- خدا حافظ و ناصر

پیتی رہو تم ساقئ کوثر کے صبو سے
غٹ غٹ مئے عرفان- خدا حافظ و ناصر

دل نذر کرو اس کی کہ محبوبِ خدا تھا
وہ بندۂ سبحان- خدا حافظ و ناصر

یہ گھر بھی تمہارا تھا کہ جو چھوڑ چلی ہو
طوبیٰ مری مہمان- خدا حافظ و ناصر

اس گھر کی بھی رانی بنو جس گھر پہ تمہارا
سرتاج ہو سلطان- خدا حافظ و ناصر

تم سے مجھے بچپن سے بہت پیار رہا ہے
بن جانا نہ انجان- خدا حافظ و ناصر

میری نہ کرو فکر کہ ہے میرا تو ہر دم
اللہ نگہبان- خدا حافظ و ناصر

کر دینا نہ امّی کو فراموش کہ دن رات
وہ تم پہ تھیں قربان- خدا حافظ و ناصر

اے نورِ نظر ابّا کی‘ دائم رہو شاداں
اے آصفہ کی جان- خدا حافظ و ناصر

الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ تا 20 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان۔ مربی سلسلہ

# محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب سے ایک ملاقات

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان سلسلہ احمدیہ کے ان خوش نصیب خدام دین میں سے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین آئمہ احمدیت یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دور امامت میں جماعت احمدیہ کی اہم جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کو بطور امام بیت الفضل لندن و مربی انچارج انگلستان مشن ناظر امور عامہ۔ ناظر زراعت۔ پرائیویٹ سیکرٹری۔ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی نیز حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ہمراہ بطور پرائیویٹ سیکرٹری 1970ء میں دورہ مغربی افریقہ اور 1973ء میں افریقہ و یورپ میں ہمراہ جانے کا موقع ملا۔ آپ نے ادارہ الفضل کی درخواست پر ایک انٹرویو ریکارڈ کروایا جو قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش خدمت ہے۔

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے بتایا کہ ان کی پیدائش 20۔ اپریل 1919ء کو چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی محترم چوہدری شیر محمد تھا۔

اپنے خاندان میں نفوذ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے میرے والد محترم کو امامت ثانیہ کی ابتداء میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ میرے دادا جان محترم چوہدری علی بخش صاحب غیراز جماعت کی مسجد میں نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ امامت ثانیہ کے ابتدائی دور میں مرکز احمدیت قادیان سے احباب جماعت کی تربیت اور دعوت الی اللہ کی غرض سے ہمارے گاؤں میں جب احمدی علماء کرام تشریف لایا کرتے تھے تو محترم والد صاحب ان کی مہمان نوازی کرتے اور اپنے گھر ٹھہراتے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب ہمارے گاؤں تشریف لائے۔ تو ان کی آمد کی اطلاع پر اردگرد کے دیہاتوں کے احمدی احباب بھی جمع ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب نے ہمارے گاؤں میں تین دن قیام کیا۔ لیکن دادا جان نے کوئی توجہ نہ دی۔ جب حضرت مولوی صاحب رخصت ہونے لگے تو دادا جان نے آکر سلام کیا عرض کی کہ مزید ٹھہریں۔ اس پر محترم مولانا راجیکی صاحب نے فرمایا کہ میں مرکز کی ہدایات کا پابند ہوں۔ اس لئے میں مرکز کی اجازت کے بغیر دورہ کے پروگرام میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اردگرد کے دیہاتوں کے جو احمدی احباب آئے ہوئے تھے انہوں نے حضرت مولانا موصوف سے درخواست کی کہ آپ ہمارے دورے کے ایام بھی یہاں گزار لیں۔ اور جب تک چوہدری صاحب کہتے ہیں یہیں قیام فرمالیں۔ اس پر ایک دوست کو فوری طور پر مرکز قادیان بھیجا گیا تاکہ دورہ کے پروگرام میں مجوزہ تبدیلی کی اجازت لے کر آئے۔ مرکز نے اجازت بھجوادی۔ چنانچہ حضرت راجیکی صاحب نے 10 یوم ہمارے گاؤں میں قیام کیا اور اس دوران محترم دادا جان نے بیعت کرلی اپنی تعلیم کے بارے میں محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ میں نے اپنے چک کے قریبی چک نمبر 34 جنوبی ضلع سرگودھا میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اور نویں جماعت میں قادیان میں داخلہ لیا۔ اس دوران محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات ہو گئی تو دوبارہ گاؤں بلالیا گیا۔ اور لائلپور کے ہوسٹل میں قیام کر کے یہاں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

فرسٹ ایئر میں داخلہ بہاولپور گورنمنٹ کالج میں لیا اور ایف اے یہاں سے کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے 1939ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا۔

اس زمانہ میں مالی حالات بہت خراب تھے۔ ملازمتیں کم تھیں۔ میں بیکار تھا۔ مجھے خیال آیا کہ میں ملازمت کا آغاز سیالکوٹ سے کروں کیونکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی سیالکوٹ میں کچھ عرصہ قیام کر کے ملازمت کی تھی۔ میں ننھیال کے پاس نارووال کے قریبی گاؤں دھرگ میانہ پہنچا۔ خاکسار کے ماموں لاہور ڈویژن کے ایک انگریز کمشنر کے پاس ملاقات کے لئے گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ میرے ماموں نے کمشنر صاحب سے کہا کہ یہ میرا بھانجا ہے۔ اسے پاس ہے ملازمت کرنا چاہتا ہے اس پر کمشنر صاحب نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ اگر فوج میں کمیشن مل جائے تو لے لیں اور نہیں اس میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ اور ایک انگریز افسر کے نام خط بھی مجھے لکھ کر دے دیا۔ کمشنر صاحب سے ملاقات کے بعد جب ہم دفتر سے باہر نکلے تو میرے ماموں کہنے لگے کہ فوج میں کمیشن نہیں لینا۔ خاکسار کے دل میں سیالکوٹ میں ملازمت کرنے کا خیال پہلے ہی تھا اس لئے میرے ماموں مجھے حضرت بابو قاسم دین صاحب کے پاس سیالکوٹ لے گئے۔ ان کی وساطت سے مجھے ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کے دفتر میں ملازمت مل گئی۔ 3۔4 ماہ یہاں کام کیا۔ پھر اپنے ایک دوست کی معرفت دہلی پہنچا۔ اور وہاں ملازمت مل گئی۔

وقف کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ 1944ء میں مجھے زندگی وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وقف کرنے کے بعد مجھے انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن انور صاحب نے انٹرویو لینا تھا۔ انہوں نے مجھے براہین احمدیہ حصہ اول دی اور ہر ہفتہ پڑھ کر رپورٹ کرنے کے لئے کہا۔ ایک ہفتہ کے بعد میں مولوی صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے یہ کتاب سمجھ نہیں آتی۔ محترم مولوی صاحب کہنے لگے۔ پھر پڑھو۔ میں نے دوسرے ہفتہ حاضر ہو کر یہی بات دہرائی کہ براہین احمدیہ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کسی عالم کی ڈیوٹی لگا دیں کہ مجھے یہ کتاب سمجھا دے۔ محترم مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ نے زندگی وقف کی ہوئی ہے ایسی باتوں سے وقف نہ رہے گا۔ بلکہ ہدایت کے مطابق پوری توجہ سے بغور اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

خاکسار نے عرض کی کہ براہین احمدیہ کے مطالعہ کے علاوہ کوئی اور خدمت دین بھی سپرد کر دیں۔ مگر انہوں نے صرف کتاب پڑھنے پر ہی اصرار کیا۔ اور مجھے ہدایت کی کل صبح دفتر آجائیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں آپ کو پیش کیا جائے گا۔

خاکسار دوسرے روز حسب ہدایت حاضر ہوا۔ محترم مولانا انور صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں میرے بارے میں رپورٹ پیش کی اور خاکسار نے بھی حضرت صاحب کی خدمت میں بصد احترام عرض کیا کہ حقیقتاً یہ کتاب مجھے سمجھ نہیں آئی کیا کروں؟

اس پر حضرت صاحب مسکرائے اور محترم مولانا عبدالرحمٰن انور صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کو فرمایا کہ میں باجوہ صاحب کے والد۔ دادا اور ماموں کو خوب جانتا ہوں میں خود ان سے کام لے لوں گا۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا کہ صوفی غلام محمد صاحب (ماریشس والے) کے پاس جایا کرو اور سارا سارا دن ان کی صحبت میں گزارو۔ تمہیں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ خاکسار نے حضرت صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت صوفی صاحب کے پاس جانا شروع کر دیا۔ آپ دینی مسائل بیان فرماتے لطائف اور دل لگی کی باتیں اور ٹوٹکے سناتے نیز اپنے قیام ماریشس کے ایمان افروز واقعات بیان فرماتے۔

محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ ان کی پہلی تقرری 1946ء میں لندن مشن میں بطور مربی سلسلہ ہوئی۔ 3 سال تک وہاں کامیاب فریضہ دعوت الی اللہ کرنے کے بعد 1949ء میں واپس تشریف۔لائے اور آپ کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (شعبہ فارن ڈاک) کی خدمت سپرد کی گئی۔ اور اس دوران چند غیر ملکی طلباء کو بھی کلام الٰہی پڑھانے کی آپ کو سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شفقتوں کا ذکر کرتے ہوئے محترم باجوہ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے وہ ایک بہت ہی پیارا وجود تھا جو سراپا محبت تھا۔ اپنے خدام کے ساتھ انتہائی پیار کرنے والا محبوب وجود تھا جو میرے ساتھ بھی حد درجہ محبت و شفقت کا سلوک کیا کرتا تھا۔

محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ 1949ء میں ہندو پاکستان کی پارٹیشن کے بعد جب لاہور میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا قیام تھا تو ایک دفعہ گرمیوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے کوئٹہ اور ناصر آباد جانے کا پروگرام بنایا۔ قافلہ میں ہمراہ جانے والے افراد کے نام حضرت صاحب نے خود تجویز فرمائے۔ ان دنوں محترم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ اور خاکسار انگریزی ڈاک کا انچارج تھا۔ حضرت صاحب مجھے چٹھیوں کے جوابات لکھوا رہے تھے۔ اس دوران فرمایا کہ بقیہ ڈاک ناصر آباد پیش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو قافلہ کے ہمراہ نہیں جا رہا۔ فرمایا کیوں نہیں؟ پھر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلوا کر میرا نام بھی لکھوا دیا۔ اور ڈاک لے جانے کا حکم دیا۔ حضرت صاحب کے ساتھ دوران گفتگو اس بات کا بھی ذکر چل پڑا کہ گزشتہ 3 ماہ سے مجھے گزارہ الاؤنس نہیں ملا۔ حضرت صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ پھر گزارہ کیسے کرتے ہو۔ خاکسار نے عرض کیا کہ لاہور میں ایک غیراز جماعت پولیس آفیسر میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے اپنے پاس ٹھہرایا ہوا ہے اور ایک سائیکل بھی مجھے خرید کر دیا ہے۔ میرے پاس تو اپنا بستر بھی نہیں ہے۔ میرے اخراجات میرا دوست ہی برداشت کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ارشاد فرمایا کہ میری ذاتی امانت میں سے باجوہ صاحب کو جس قدر رقم کی ضرورت ہو دے دی جائے۔ اور ایک ہفتہ کی رخصت کے بعد ناصر آباد پہنچ جائیں۔ خاکسار نے تعمیل ارشاد کی اور ایک ہفتہ کے بعد ناصر آباد سندھ پہنچ کر حضرت صاحب کے قافلہ میں شامل ہو گیا۔ اور دورہ میں حضرت صاحب کے ساتھ رہا۔

محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ 1950ء میں آپ واپس انگلستان خدمت دین کے لئے تشریف لے گئے اور 1955ء تک بطور امام بیت الفضل لندن مشن فریضہ دعوت الی اللہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق پائی۔

آپ نے بتایا کہ 1955ء میں جب انگلستان سے واپسی پر کراچی پہنچا تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بغرض علاج یورپ جانے والے تھے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ چھٹی گزارنے کے بعد کراچی مشن کا چارج لے لیں۔ دفتر کی طرف سے ایک ماہ کی رخصت ملی۔ کراچی سے نارووال پہنچا تو ایک دن کے بعد ہی مجھے محترم حافظ عبدالسلام صاحب کی طرف سے ٹیلی گرام موصول ہوئی کہ فوراً ربوہ واپس پہنچ جائیں آپ کی چھٹی منسوخ کی جاتی ہے۔ ربوہ پہنچ کر محترم حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دورہ پر بیرون ملک جا رہے ہیں اور حضرت صاحب نے ان کی جگہ آپ کو قائمقام وکیل التبشیر مقرر فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی واپسی پر میری ایک ماہ کی رخصت بحال کی گئی۔ لیکن ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ محترم حافظ عبدالسلام صاحب کی طرف سے چٹھی ملی کہ آپ کی رخصت منسوخ کی جاتی ہے فوری طور پر دفتر حاضر ہو جائیں۔ خاکسار حسب ہدایت دفتر حاضر ہوا تو محترم حافظ صاحب نے ایک بند لفافہ دے کر فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے پاس چلے جائیں۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے مجھے نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی ذمہ داری سپرد کر دی۔ ان

## ایک اچھی بات

غفلت کو چھوڑ دو۔ اور تضرع اختیار کرو اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایام میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح وارشاد اور محترم صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ مجھے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ منسلک کروایا گیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ جب میں حضرت صاحب کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا تو میرے بڑے لڑکے منیر احمد صاحب نے نمایاں کامیابی کے ساتھ B.A پاس کر لیا۔ ایک روز محترم سید داؤد احمد صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے لڑکے نے B.A پاس کر لیا ہے کیا یہ اچھا لگے گا کہ وہ بیکار پھرتا رہے جبکہ فیصل آباد میں ایک بہت بڑا بینک آفیسر آپ کا دوست ہے۔ حضرت صاحب نے محترم میر صاحب کی بات سنی مگر کوئی جواب نہ دیا۔ چند دن بعد مذکورہ بینک آفیسر حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے آیا تو حضرت صاحب نے اس سے عزیز منیر احمد کو ملازمت دلوانے کے بارے میں کہا۔ حضرت صاحب سے ملاقات کے بعد جب وہ مجھے ملا تو کہنے لگا کہ اپنے لڑکے کو میرے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ منیر احمد اس کے پاس فیصل آباد گیا تو اس نے تقرری کا آرڈر دے دیا۔

محترم باجوہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے (منیر احمد۔ نصیر احمد اور ظہیر احمد) اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ آپ کے تینوں بیٹے امریکہ میں ہوتے ہیں محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ 1970ء کے دورہ سے واپسی پر حضرت صاحب ہر سال ایبٹ آباد گرمیاں گزارنے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور خاکسار حضرت صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر ہمراہ جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صاحب کے خصوصی ارشاد پر میری فیملی کو بھی ایبٹ آباد بلا لیا گیا۔ ایک دن باغ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ استراحت فرما رہی ہیں۔ میرے بیٹے ظہیر احمد کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے۔ اور کس کا بیٹا ہے۔ پھر اسے پاس بلا کر پیار کیا اور نصیحت فرمائی کہ بڑے ہو کر زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دینا۔

عزیز ظہیر احمد نے اس بات کا ذکر کسی سے نہ کیا۔ اس نے ملتان یونیورسٹی سے ایم بی اے میں گولڈ میڈل حاصل کیا تو از خود ہی وقف کرنے کے بعد ہمیں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پیار کرنے اور نصیحت کرنے کا واقعہ سنایا اور کہا کہ میں نے ان کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے زندگی وقف کی ہے۔

وقف کے بعد کچھ عرصہ دفتر تحریک جدید میں اسے خدمت دین کی توفیق ملی اسی دوران حکومت کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ امریکہ جا کر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے دو سالہ تعلیمی وظیفہ اس کے لئے منظور ہو گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی اجازت سے وہ مزید تعلیم کے لئے امریکہ چلا گیا۔ اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب امریکہ میں ہی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ کے طور پر خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی حضرت بیگم صاحبہ کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے محترم باجوہ صاحب نے بتایا کہ جب مجھے پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمت سپرد ہوئی اور میں پہلے دن دفتر گیا تو دوپہر کے کھانے کے لئے گھر چلا گیا۔ واپس آیا تو میرے لئے دوپہر کا کھانا حضرت بیگم صاحبہ کی طرف سے آیا پڑا تھا۔ چونکہ خاکسار کھانا کھا کر آیا تھا اس لئے واپس کر دیا گیا۔ دوسرے روز پھر خاکسار دوپہر کے کھانے کے لئے گھر چلا گیا۔ واپسی پر دیکھا کہ پھر کھانا موجود ہے۔ واپس بھجوانے پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طرف سے پیغام ملا کہ آئندہ باجوہ صاحب دوپہر کا کھانا روزانہ یہاں کھایا کریں گے۔ چنانچہ خاکسار 4۔ 5 سال بطور پرائیویٹ سیکرٹری رہا تو باقاعدگی سے روزانہ حضرت بیگم صاحبہ کی طرف سے دوپہر کا کھانا میرے لئے آتا رہا۔ اور اتنا وافر مقدار میں ہوتا تھا کہ میں باہر سے آنے والے بعض مہمانوں کو بھی پیش کر دیتا۔ جو بہت ہی ممنون ہوتے کہ حضرت صاحب کے گھر کا تبرک کھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

بعد ازاں پرائیویٹ سیکرٹری کی بجائے جب دیگر اہم ذمہ داریاں مجھے سپرد کی گئیں تو عیدین کے مواقع پر ہر سال حضرت بیگم صاحبہ میرے لئے۔ میری اہلیہ اور بچوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تحائف بھجوایا کرتی تھیں۔ اور یہ سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔

محترم چوہدری صاحب کی عمر اس وقت 78 سال ہے۔ آپ کو چلنے پھرنے میں دقت ہوتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آپ روزانہ دفتر تشریف لاتے ہیں اور جملہ خدمات انجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت و تندرستی والی طویل فعال عمر عطا کرے۔ آمین۔

○○○

> انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

# ایک عاجزانہ دعا

انسان بہت کمزور ہے بلکہ کمزوریوں کا پتلا ہے۔ اسے ہر آن اپنے مولیٰ کی دستگیری درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار اسے تاکید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے لیکن بہت کم ہیں جو حقیقی معنوں میں متقی بن جائیں۔ بہت سی عبادتوں کے باوجود دل کے تقویٰ کا حصول محض خدا کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر کسی عبادت سے یہ مقصد حاصل نہ ہو کہ انسان ماسوی اللہ سے نظر ہٹا کر صرف اللہ تعالیٰ کو ہی اپنی ڈھال بنا لے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا کوئی مخفی کبر اس کے سامنے آگیا ہے۔ ایسے شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ اس بارہ میں حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:-

"اسے چاہئے کہ خلوت کے کسی گوشہ میں اپنے خدا کے سامنے اپنے ماتھے کو زمین پر رکھ دے اور جس قدر خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو اس کی مدد سے گریہ وزاری کرے یا کم سے کم گریہ وزاری کی شکل بنائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر کہے کہ:

اے میرے خدا! لوگوں نے بیج بوئے اور ان کے پھل تیار ہونے لگے۔ وہ خوش ہیں کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے فائدہ کے لئے روحانی باغ تیار ہو رہے ہیں۔ پر اے میرے رب میں دیکھتا ہوں کہ جو بیج میں نے لگایا تھا اس میں سے تو کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ نہ معلوم میرے کبر کا کوئی پرندہ اسے کھا گیا یا میری وحشت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا۔ یا میری مخفی شامت اعمال ایک پتھر بن کر اس پر بیٹھ گئی اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی۔ اے خدا! اب میں کیا کروں کہ جب میرے پاس کچھ تھا میں نے بے احتیاطی سے اسے اس طرح خرچ نہ کیا کہ نفع اٹھاتا مگر آج تو میرا دل خالی ہے۔ میرے گھر میں ایمان کا کوئی دانہ نہیں کہ میں بوؤں۔ اے میرے خدا! میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیا کر دے اور میری کھوئی ہوئی متاع ایمان مجھے واپس عطا کر۔ اور اگر میرا ایمان ضائع ہو چکا ہے، تو تو اپنے خزانے سے اور اپنے ہاتھ سے اپنے اس دھتکارے ہوئے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما تا کہ میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں اور ہمارا قدم ہمارے سچے اور اعلیٰ قربانی کرنے والے بھائیوں کے مقام سے پیچھے ہٹ کر نہ پڑے بلکہ تیرے مقبول بندوں کے کندھوں کے ساتھ ساتھ ہمارے کندھے ہوں"

اللہ تعالیٰ ہر آن ہمارا راہبر و راہنما اور معین و مددگار رہے۔ اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبولیت عطا فرمائے۔

○○○

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل

# مکتوب آسٹریلیا

## کینسر کے علاج کی دریافت میں پیش رفت

پچھلے دنوں کئی ایسی خبریں نظر سے گزری ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کینسر کا علاج دریافت کرنے کے لئے کئی زاویوں سے تحقیقات ہو رہی ہیں اور ان میں پیش رفت جاری ہے۔

ایک نئی دوا تو P1-88 کمپوٴنڈ ہے۔ اسے خمیر اٹھانے کے عمل کے ذریعہ بنایا گیا ہے۔ یہ دوا ابتدائی کینسر کو بڑھنے اور جسم کے دوسرے حصوں میں پھیلنے سے روکنے میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ یہ دوا ان Enzymes کا راستہ روکتی ہے جو کینسر زدہ خلیات کو خون کی نالیوں میں جانے میں مدد دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بیماری جسم کے دوسرے حصوں تک پھیل جاتی ہے۔ فی الحال یہ تجربات چوہوں پر کامیابی سے کئے گئے ہیں۔ امید ہے سال رواں کے آخر تک انسانوں پر بھی آزمائے جانے لگیں گے۔ یہ دوا آسٹریلیا کی Progen Industries آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کے تعاون سے بنا رہی ہے۔

دوسری تحقیق امریکہ اور ہالینڈ میں کی جا رہی ہے۔ اس میں ڈاکٹر Philip Thorpe آگے آگے ہیں جو ٹیکساس ساؤتھ ویسٹ میڈیکل سنٹر، ڈلاس سے متعلق ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بجائے شعاؤں (Radiation) کو کینسر زدہ رسولیوں Tumours پر پھینکنے کے کیوں نہ رسولیوں کو غذا سے محروم کر کے ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے ایسی دوا ایجاد کی ہے جس کا ٹیکہ لگنے کے آدھے گھنٹے کے اندر اندر خون کی ان شریانوں میں خون جم جاتا ہے جو رسولیوں تک خون پہنچاتی ہیں اور اس کے ذریعہ جسم کے باغی (کینسر زدہ) حصہ کو غذا اور آکسیجن پہنچتی ہے۔ رسالہ "سائنس" کے مطابق اس علاج سے 38% چوہوں کی رسولیاں تو بالکل غائب ہو گئیں اور 24% چوہوں کی رسولیاں اپنے حجم سے نصف سے بھی کم رہ گئیں۔ سڈنی کے ڈاکٹر مارشل نے کہا ہے کہ ابھی ڈاکٹر تھارپ کو ایسے طریقے دریافت کرنے پڑیں گے جن کے ذریعہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ جسم کے صحت مند حصوں کو خون کہیں اس کوشش میں بند نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں کچھ پیش رفت تو پہلے ہی کی جا چکی ہے۔

کینسر کا ایک اور علاج مینڈکوں کے انڈوں میں ڈھونڈا جا رہا ہے۔ مینڈک کے انڈوں میں ایک ایسی پروٹین ہوتی ہے جو کینسر زدہ علاقہ پر براہ راست حملہ کرتی ہے۔ یعنی ان خلیات پر بھی جن پر سب دوائیں بے کار ہو چکی ہوں۔ ایک طریق علاج انسان کے دفاعی نظام کو متحرک کر کے کینسر کو ختم کرنے کا ہے۔

ان تحقیقات کی تفصیل میں جانا تو ڈاکٹروں کا کام ہے ہماری تو یہی دعا ہے کہ اللہ کرے ڈاکٹر اس موذی مرض کا علاج دریافت کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس نے کئی پیاروں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ تا 13 مارچ 1997ء)

○○○

> جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبارات میں سے

دنیا میں کسی ملک کے لئے بھی فرقہ واریت کے سلسلہ میں تشدد انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر بواعث اندرونی ہی ہوں تو شائد آسانی سے اس پر قابو پایا جا سکے لیکن اگر اس تشدد میں بیرونی لوگوں کا یا بیرونی دیگر حکومتوں کا بھی ہاتھ ہو تو اس پر قابو پانا آسان بات نہیں۔ یہ خبر نہایت خوش آئند ہے کہ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے دوٹوک الفاظ میں اس بات کی تردید کی ہے کہ پاکستان کے فرقہ وارانہ تشدد میں ایران ملوث ہے۔ اس سے آگے چل کر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان فرقہ واریت کے ناسور کے خاتمے کے لئے ایران کے تجربہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ماضی قریب میں ان واقعات کی واشگاف مذمت کی ہے اور کہ ایران کی مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہماری دعا ہے کہ یہ بات صدفی صد درست ثابت ہو اور اسی طرح اگر خدانخواستہ کوئی اور ملک اس فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث ہے تو وہ بھی دوٹوک تردید کرے کہ ان کا اس معاملے میں کوئی ہاتھ ہے۔ ایسا کرنے سے بات یقیناً مقامی رہ جائے گی۔ اور اس پر قابو پانا آسان ہو گا۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ جب تک فرقہ وارانہ تشدد پر قابو نہ پایا جائے امن وامان کی کوئی صورت نظر نہیں آ سکتی۔ دوسری باتیں ڈاکے چوریاں قتل تو ساری دنیا میں ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن فرقہ وارانہ تشدد ایک ایسا ناسور ہے کہ ملک کو ہر رنگ میں تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔

ایک اور خبر جس کا منبع سرکاری رپورٹ ہے میں کہا گیا ہے کہ دینی مدرسوں کے بعض طلباء اشتہاریوں کی مدد سے فرقہ واریت مزید پھیلاتے ہیں۔ اور اسی کی ذیلی خبریں ہیں "افغان جنگ کے دوران عسکری کیمپوں سے تربیت لینے والے طالب علم قبائلی علاقوں سے اسلحہ لیتے ہیں اور اپنے گروہوں میں بانٹتے ہیں۔ اشتہاریوں کو پناہ بھی دیتے ہیں۔"

ایک اور ذیلی سرخی اس خبر کی یہ ہے کہ سنی مسلک کے مذہبی جنونی میراں شاہ اور شیعہ پارہ چنار کی کرم ایجنسی سے عسکری ٹریننگ لیتے ہیں۔ پنجاب کے دینی مدرسوں میں دو لاکھ اٹھارہ ہزار طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ زیادہ طالب علم دیو بندی ہیں۔ بریلوی دوسرے اہل حدیث تیسرے اور شیعہ چوتھے نمبر پر ہیں۔ بہاول پور ڈویژن میں دینی مدرسوں کے طلباء کی تعداد چونسٹھ ہزار ہے۔

عام عوام الناس کو ان اعداد و شمار کا اور ان کی کیفیت کا اس وقت تک پتہ نہیں چل سکتا جب تک کوئی سرکاری رپورٹ جاری نہ کی جائے۔ ہم نے یہ خبر سرکاری رپورٹ ہی کے حوالے سے قارئین کے سامنے پیش کی ہے۔ اور ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارے تمام قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر مشکل سے نکالے اور یہاں امن وسکون کی فضا پیدا ہو۔

آپ نے اسلامی ممالک کے سربراہوں کی یک روزہ کانفرنس کی روئیداد دیکھی بھی ہو گی اور سنی بھی ہو گی۔ اور پڑھی بھی ہو گی۔ بی۔ بی۔ سی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلامی ممالک کے سربراہ اپنے مقاصد کو حقیقت کا روپ نہ دے سکے۔ ذیلی سرخی یہ ہے۔

"اس تنظیم کے سربراہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اسرائیل کی مذمت کرنا یا جنگ زدہ متاثرہ علاقوں کشمیر اور بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے اظہار یکجہتی ہمیشہ آسان عمل رہا ہے۔"

سعودی عرب دولت کے بل بوتے پر اسلامی کانفرنس پر حاوی رہا اور اسے مغرب نوازوں کا بلاک بنانے کی بھی کوشش کی۔ اگلی چیئرمین شپ ایران کے پاس جانے پر وہ خاصا جزبز ہے۔

ایک اور ذیلی سرخی "اسلام آباد میں کانفرنس کی رکاوٹ پر بہت سے مسلمانوں کو ضرور شک ہو گا۔ اس پلیٹ فارم کو یاسر عرفات نے اسرائیل کی مذمت کے لئے خوب استعمال کیا۔"

ایران کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف دہشت گردی کے لئے مالی امداد ایران نہیں دے رہا۔ ہاشمی رفسنجانی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ مشرق وسطیٰ کے امن سمجھوتے کو انصاف پر مبنی نہیں تصور کرتے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

کیا گیا۔ سو والد محترم نے بھیگی آنکھوں سے اپنی عزیز بیٹی کے سر پر لندن کے اس عارضی گھر میں ہاتھ رکھا۔ مغموم لہجے میں دعا دی: "جاتی ہو مری جان خدا حافظ و ناصر۔ اللہ نگہبان۔ خدا حافظ و ناصر" بچی کو فرشتوں کی حفاظت میں لندن کے گھر سے رخصت کیا۔ یہ ایک قربانی تھی مگر اس کا محرک تھا اپنے آباؤ اجداد کے احترام کا جذبہ۔ اپنے اصل گھر سے اپنی بیٹی کو رخصت کرنے کی خواہش۔ اور بیٹی نے بھی بخوشی اس قربانی کو قبول کیا' وہ لندن کی رونقیں چھوڑ ایک خاموش سے قصبہ میں آن پہنچی مگر وہ قصبہ سربلند ہوا اس عزت افزائی پر۔ جھوم اٹھا خوشیوں کے تصور سے ربوہ کے در و دیوار پہ چھائی ہوئی اداسیاں مسرتوں میں بدل گئیں۔ مہرِ خاموشی ٹوٹی۔ خوشیاں بکھر گئیں ہاتھ مصروف کار ہوئے' دل شکر گذار ہوئے' ربوہ کے در و دیوار سجنے لگے گویا چمن میں بہار آ گئی۔ اور پھر وہ خوشیوں بھرا دن آن پہنچا۔ چمکتے ہوئے رنگین پیراہن' خوشی سے تمتماتے ہوئے چہرے۔ مسرتیں ابلتی ہوئیں۔ شادمانیاں ابھرتی ہوئیں۔ عورتوں کے پنڈال میں اللہ کی حمد کے ترانے گاتی ہوئی بچیاں۔ مدھر سروں میں گایا سوئے آسمان اٹھتا ہوا نغمہ۔ نہ ڈھول نہ تھاپ۔ نہ بینڈ نہ باجا۔ نہ شور مچاتا ہوا فلمی گانا (جو کہ شادیوں کا معمول ہے) بلکہ نہایت ہی شیریں کلام۔ سبحان من یرانی۔ اللہ کی حمد بھی اور یہ اظہار بھی کہ وہ یہ سب دیکھ رہا ہے۔ کتنی پاکیزہ محفل۔ کتنا احسن خوشی و مسرت کا اظہار۔ اللہ کی پاکیزگی کا بیان اور اس کی قربت کا احساس۔ اور اس طرح یہ پاکیزہ کلام بنا جانِ محفل۔ ایک گلدستۂ دعا' ایک دعائیہ تحفہ۔ بزرگ پر دادا کی طرف سے اور ایک ایسا سماں بندھ گیا کہ حاضرین کے لبوں سے بھی پاک ہے اللہ' پاک ہے اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔

مردوں کا پنڈال بھی کھچا کھچ بھرا ہوا۔ بہت سے مانوس چہرے مگر کچھ ایسے بھی جو اس جگہ پہلی بار نظر آئے اور یہ اس لئے کہ ہر ایک کو ذاتی پیغام ملا۔ اور وہ پیغام پہنچا سمندر پار سے' ایک پیغام محبت۔ ایک محبت کرنے والے محترم وجود کا دعوت نامہ۔ ایک ایک کو یاد رکھنے والے مشفق و مہربان کا بلاوا۔ ایک ذاتی پیغام اس عظیم ہستی کی طرف سے جو فرق نہیں کرتی اپنوں اور غیروں میں' اس لئے مانوس چہرے بھی اور اجنبی چہرے بھی واقف بھی اور ناواقف بھی ملک کے طول و عرض سے کشاں کشاں کھنچے چلے آئے۔ وہ جنہوں نے پہلے بار اس خطہ زمین میں قدم رکھا وہ مسرور بھی اور ممنون بھی' کتنا خیال رکھنے والا ہے وہ پیارا انسان جس نے مسرت کی گھڑیوں میں سبھی کو شامل کرنا چاہا۔ لوگ اس عزت افزائی پر اس اپنائیت کے اظہار پر پھولے نہیں سماتے۔ ان میں دو وہ نوجوان بھی تھے جن کے پاس جب دعوت نامہ پہنچا تو انہوں نے اسے آنکھوں سے لگایا' پھر ہونٹوں پہ سجایا کیونکہ یہ ایک ایسی عظیم ہستی کی طرف سے تھا جنہوں نے اتنی سی بات نہ بھلائی کہ ان کے محترم بزرگ دادا ان نوجوانوں کے دادا کے پاس کبھی کبھار اس راہ سے گزرتے ہوئے' آتے۔ بظاہر ایک ہلکا سا تعلق خاطر جو گہرے نقوش ثبت کر دیتا ہے ان پہ جو اپنے بزرگوں کی ہر چھوٹی بڑی بات کی قدر کرتے ہیں۔ اور پھر ملاحظہ ہو اس خاندان کا جذبہ احترام۔ یہ خاندان اس دامن سے وابستہ تو نہ ہو سکا لیکن داد دینی پڑتی ہے اس خاندان کی جس کے بزرگوں نے نہ صرف اس واقعہ کو باعث عزت و افتخار سمجھا بلکہ وصیت کی کہ اس کو اگلی نسلوں تک پہنچایا جائے۔ اسی لئے ان نوجوانوں کو یہ واقعہ یا واقعات اس طرح یاد' گویا ان بزرگ محترم کی آمد ان کے سامنے ہوئی۔ بہرحال بڑے ہی شوق و اشتیاق کے ساتھ یہ نوجوان اس محفل میں شامل ہوئے۔ اور ایسے ہی کئی اور' اس خدشہ کے باوجود کہ تنقیدی و تخریبی نگاہیں ان کی طرف اٹھیں گی۔ اس جذبہ محبت کے احترام میں کشاں کشاں چلے آئے۔ اسی لئے اس محفل میں مانوس چہرے بھی اور غیر مانوس بھی۔ ایک نادر تقریب ایک بہت بڑا اجتماع ایک مسرت و شادمانی کا موقعہ۔ قصر امامت جو ایک عرصہ سے خاموش و مغموم۔ اداس و منتظر تھا' آج پھر شاداب و آباد ہے۔ پھر شگفتہ و پر بہار' پھول کھل اٹھے' گھاس چمک گئی۔ دیواریں بولنے لگیں۔ مسرت کے نغمے ابلنے لگے۔ اللہ اس کی بہاروں کو اس کی شادمانیوں کو ہمیشہ قائم رکھے۔

تقریب کا دعا سے آغاز ہوا۔ اکل و شرب سے کام و دہن کی تواضع ہوئی۔ لوگ مل بیٹھے۔ نئی پرانی باتیں ہوئیں۔ مسرت و شادمانی کا اظہار ہوا۔ مگر پھر محفل پہ قدرے اداسی چھا گئی۔ رخصتی کا وقت قریب آن پہنچا۔ یہ اداسی اس لئے کہ بچی کے والد محترم اس وقت سات سمندر پار بیٹھے ہیں۔ انہوں نے وہاں سے تو دعاؤں کے تحفے سے رخصت کیا لیکن اس لمحے' اس نہایت اہم لمحے وہ یہاں بچی کے سر پہ ہاتھ رکھنے کو موجود نہیں۔ وہ پھر اس کے سر پر دعاؤں کا تاج سجانے کو پاس نہیں۔ مگر ایک اعلان ہوتا ہے جو سب کو چونکا دیتا ہے۔ حضرت امام جماعت' محترمہ طوبیٰ کے والد محترم حاضرین سے بات بھی کریں گے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت بھی کریں گے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ پانچ ہزار میل سے یہ دعائیں وقت پہ پہنچے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ جو بہت دور بیٹھے ہیں اس محفل میں شریک ہوں۔ ہاں! یہ آج ممکن ہے اس لئے کہ بہت عرصہ قبل اطلاع دی جا چکی تھی۔ "آسمان بارد نشان" اور آج آسمان نرالے نشان دکھلا رہا ہے۔ ایک خوبصورت جلوہ ایک انوکھی بات' اور آسمان نے نشان اس رنگ میں دکھلا دیا کہ چند ہی ثانیہ بعد ٹیلی ویژن پہ ایک مسکراتا ہوا چہرہ نمودار ہوا۔ اور سب نظریں حیرت اور مسرت سے ٹکٹکی باندھے اس پر نور چہرے کو دیکھنے لگیں۔ ایک خنداں و فرحاں چہرہ جو اس محفل میں شامل ہونے والے ہر فرد کا استقبال کر رہا ہے۔ بہت سوں کو ان کے ناموں سے پکارا جا رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پانچ ہزار میل سے ایک آنکھ' ایک محبت بھری آنکھ ہر مہمان کا استقبال کر رہی ہے۔ کتنی عجیب بات' کتنا عجیب نشان کیا فیضِ آسمانی!! آج آسمان بھی اور اس کے نیچے تیرتے ہوئے انسانی ہاتھوں سے تراشیدہ سیارے بھی اس انوکھے استقبال کو ممکن بنانے میں ممد ہیں۔ وہ بھی پیغام محبت پہنچانے کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ ہوا کسی شادی پہ ایسے؟ کہ مصنوعی سیارے بھی تقریب کے کارکن بن جائیں۔ وہ پیغام رسانی کا فرض بھی ادا کریں اور میزبان کو مہمانوں سے ملانے کا بھی' اور سب سے اہم کہ ایک باپ کی دعائیں اپنی بچی تک پہنچانے کا' آسمان نے کیا عجب نشان دکھلایا کہ یہ ایک انوکھی تقریب بن گئی۔ میزبان ہزاروں میل سے ایک ایک مہمان کو اپنی قربت کا احساس دلا رہے ہیں۔ ان کی آؤ بھگت کر رہے ہیں۔ پیغام محبت دے رہے ہیں۔ استقبال تو ہو چکا۔ مہمانوں سے گویا باتیں ہو گئیں۔ اور پھر وہ نازک لمحہ آن پہنچا۔ جب ایک والد نے اپنی پیاری بیٹی کو رخصت کرنا ہے۔ طوبیٰ "میری مہمان" گھر چھوڑ چلی ہے اسے کسی اور گھر کی رانی بننا ہے۔ مشفق و شفیق والد محترم پیار کا اظہار کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ "تم سے مجھے بچپن سے بہت پیار رہا ہے" اور آج یہ پیار کا ہی پیارا انداز ہے کہ فاصلے اس اظہار محبت میں حائل نہیں ہو سکتے۔ اور پھر ہاتھ دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں اور پھر چشم فلک نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ایسا نظارہ جو پہلے کبھی خطۂ ارضی پہ نظر نہ آیا تھا۔ صرف ان مہمانوں کے ہاتھ ہی دعا کے لئے نہیں اٹھ رہے بلکہ دنیا کے کونے کونے سے ہزاروں نہیں لاکھوں ہاتھ دعا کے لئے ایک ساتھ اٹھ جاتے ہیں۔ ہے کوئی ایسی بچی جس کے لئے دنیا کے طول و عرض سے لاکھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے ہوں۔ جس کو اتنی ڈھیروں ڈھیر دعاؤں کا تحفہ ملا ہو۔ کتنی خوش قسمت ہے یہ بچی۔ کتنا کرم ہے اس پر۔ کیا خوش بختی ہے کہ اسے ہر ملک سے 'دنیا کے کونے کونے سے دعائیں پہنچ رہی ہیں' ایک انہونی سی بات' ایک انوکھی بات۔ لیکن جہاں محبت ہو وہاں ہر انہونی بات بھی ممکن ہو جاتی ہے' کتنی خوش قسمت ہے اپنے ابا کی جان طوبیٰ تیرے لئے اتنے سارے لوگ 'کالے بھی اور گورے بھی' شرق کے بھی اور غرب کے بھی دست بدعا ہیں اور پھر ایک اور امتیاز تمہارے والد محترم تمہیں زیور پیش کرتے ہیں کونسا زیور؟ ہار سنگھار تو اپنی بیٹیوں کے سبھی کرتے ہیں بعض تو زیوروں میں لاد دیتے ہیں مگر کتنے مختلف ہیں یہ والد محترم جو سب ہیرے جواہر سے زیادہ قیمتی زیور اپنی بیٹی کو دے رہے ہیں۔ مولیٰ کی محبت کا جھومر دلہن کی پیشانی سجا رہا ہے۔ کیا اس سے زیادہ خوبصورت' اس سے زیادہ حسین' اس سے اعلیٰ زیور بھی ہو سکتا ہے؟ جاؤ یہ تمہاری نئی دنیا روشن کرے۔ جاؤ اپنے پیارے ابا کی جان۔ جاؤ ایک نیا گھر آباد کرو۔ تم اس گھر کی رانی بنو۔ شاد رہو۔ آباد رہو۔

"اے نورِ نظر ابا کی' دائم رہو شاداں
اے آصفہ کی جان۔ خدا حافظ و ناصر"

OOO

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

O مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب اسلام آباد ایک عرصہ سے بیمار ہیں چند روز سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ PIMS اسلام آباد میں داخل ہیں دعا کی درخواست ہے۔

O محترمہ اسم بی بی صاحبہ اہلیہ امیر عالم صدر جماعت پیلاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر معدہ کی تکلیف کی وجہ سے عرصہ 7 سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

O مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل آف ہڈال ایک حادثہ کے نتیجہ میں زخمی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

## سانحہ ارتحال

O مکرم قریشی نثار احمد صاحب سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا مورخہ 97-3-10 کو میو ہسپتال لاہور میں بعمر 54 سال وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد ظہر بیت المہدی گول بازار ربوہ میں جنازہ پڑھا گیا اور قبرستان عام میں بعد از تدفین مکرم محمد دین انور صاحب صدر جماعت احمدیہ سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

O محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم فتح علی صاحب بعمر قریباً 100 سال مورخہ 97-3-28 کو چک 98 شمالی ضلع سرگودھا میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم بابو فضل دین صاحب گھاٹ رفیق حضرت سلسلہ کی بیٹی تھیں ان کا جنازہ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ مکرم رانا ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ (وقف عارضی) کی نانی تھیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### پاکستانی وقت کے مطابق

### جمعہ 4 اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-(نیا)-
1-00 بزم مشاعرہ- "شان کلام الٰہی" از نظارت تعلیم کلام الٰہی-ربوہ-
2-00 ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ لاہور- بمقابلہ ربوہ (دوبارہ)-
6-30 الزامات کے جواب حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 23-(94-3-11) حصہ دوئم (دوبارہ)-
7-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 ڈچ زبان سیکھئے (دوبارہ)
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام
12-00 دوپہر بزم مشاعرہ شان کلام الٰہی از نظارت تعلیم کلام الٰہی ربوہ (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 اردو کلاس (دوبارہ)
3-00 بنگالی پروگرام
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن یوکے (97-4-4)
6-15 شام ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (97-4-4)
7-15 کمپیوٹر سب کے لئے حصہ سوئم
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 سواحیلی پروگرام
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 جرمن پروگرام

### ہفتہ 5-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-(نیا)-
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-4-4)(دوبارہ)
2-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 کمپیوٹر ہر ایک کے لئے (دوبارہ) حصہ سوئم
7-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی یوم پیشوایان مذاہب ساؤتھ آل یوکے 96-11-3 حصہ دوئم
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-4-4 (دوبارہ)
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 97-4-4 (دوبارہ)
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 97-4-4 (دوبارہ)
12-00 دوپہر طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
12-45 لقاء مع العرب
1-50 اردو س کلاس
2-50 بنگالی پروگرام
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے
5-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال لندن (96-1-15)
6-00 شام بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-4-5)
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 عربی پروگرام پروگرام تشریح کلام الٰہی
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں
11-00 جرمن پروگرام

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

## ثواب کا موقعہ

O حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں-

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان 95-11-3 کو فرمادیا ہے جملہ جماعتیں نئے سال کے معیاری وعدے جلد از جلد مرکز کو ارسال فرماویں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## امداد طلباء

O آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط باد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 1

اگر یہ سوء ظن کا مرض تمہارے ساتھ ہے تو یہ آیات تم پر حجت ہو کر تمہارے ابتلا کا موجب ہیں۔ اس لئے ہر وقت ڈرتے رہو اور اپنے اندر کا محاسبہ کرکے استغفار اور حفاظت الٰہی طلب کرو۔

میں پھر کہتا ہوں کہ آیات اللہ جن کے باعث کسی کو رفعت شان کا مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ ان پر تمہیں اطلاع نہیں وہ الگ رتبہ رکھتی ہیں مگر وہ چیزیں جن سے خود رائی۔ خود پسندی۔ خود غرضی۔ تحقیر۔ بدظنی اور خطرناک بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ وہ انسان کو ہلاک کرنیوالی ہیں۔ ایک ایسے انسان کا قصہ (کلام الٰہی) میں ہے جس نے آیات اللہ دیکھے مگر اس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے (-) اور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا (-) بدگمانیوں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ ورنہ نہایت ہی خطرناک جھوٹ میں مبتلا ہو کر قرب الٰہی سے محروم ہو جاؤ گے۔

یاد رکھو حسن ظن والے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر بدظنی کرنے والا ہمیشہ خسارہ میں رہتا ہے۔

(از خطبہ 17 جنوری 1902ء)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 1 - اپریل-1997ء**
درجہ حرارت کم ازکم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم نواز شریف نے قوم کے نام اپنے خطاب میں بتایا ہے کہ انہوں نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کے بعد آٹھویں ترمیم کے متنازعہ حصوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انہوں نے عوام کو جمہوریت کی مبارکباد دی۔ اور کہا کہ اب پارلیمنٹ کی بالادستی قائم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب آٹھویں ترمیم کے قابل اعتراض حصے تلخ یادوں کے ساتھ رخصت ہو جائیں گے۔

○ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے دس مرلے تک مکان بنانے کے لئے قرضہ لینے والوں کا سود معاف کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں زیادہ زور اس بات پر دیا کہ ملک کی کرپٹ انتظامیہ اور افسر شاہی روزانہ دو ارب روپے رشوت میں کھا جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نظام کو جڑ سے اکھاڑنا ضروری ہے انہوں نے مثال کے طور پر واپڈا' ریلوے اور پاکستان سٹیل ملز کراچی کا ذکر کیا یہ محکمے ہر سال اربوں روپے خسارہ میں جاتے ہیں۔ جو پاکستان کے خزانے سے پورا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ رشوت اور کرپشن ہے۔ اور افسروں کے ذاتی آرام و آسائش پر یہ اخراجات ہوتے ہیں۔

○ افسروں کی کرپشن اور رشوت خوری کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ میں ایک سڑک کے معائنے پر گیا جو کروڑوں روپے کے خرچ سے بنائی گئی تھی مگر وہاں پر ٹوٹی پھوٹی اور خستہ حال سڑک کے سوا کچھ نہ تھا۔ فیصل آباد کے ترقیاتی ادارے کے افسران کی رشوت خوری کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ کروڑوں روپے ایک ادارے کو ادا کردیئے گئے اور رقم سے تعمیر کا کہیں وجود نہیں۔ یہ صرف کاغذوں اور فائلوں میں درج ہے اور کروڑوں روپے ادا بھی کئے جاچکے ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے قرض اتارو ملک سنوارو سکیم کی زبردست کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اب تک 8۔ارب روپے جمع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ رقم قوم کی امانت ہے۔ اپنی اپنی رسیدیں سنبھال کر رکھیں۔ یہ رقم آپ کو واپس ملے گی۔ وزیراعظم نے اس ضمن میں دو تین واقعات بیان فرمائے ایک بچے نے وزیراعظم کو پانچ ڈالر کا نوٹ دیا۔ ایک عورت اپنی بیٹی کے شادی کے لئے جمع شدہ زیور لے آئی۔ ماں اور بچی دونوں نے مسلسل اصرار کرکے زیور کی رقم بینک میں جمع کرائی۔ ایک لیڈی پروفیسر نے جو ریٹائر ہو رہی ہیں اپنے جی پی فنڈ سے ایک لاکھ روپے اس میں دیئے اور کہا کہ جب تک نواز شریف وزیراعظم ہیں وہ روزانہ 100 روپیہ قرض اتارو مہم میں دیں گی۔

○ وزیراعظم نے ملک سے سودی نظام ختم کرنے کے لئے سینٹ میں قائد ایوان راجہ ظفر الحق کی قیادت میں ایک کمیٹی بنادی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ کمیٹی جلد از جلد اپنی رپورٹ پیش کردے گی۔

○ وزیراعظم نے ایک انقلابی اعلان یہ کیا کہ آئندہ سے ٹیکس کی ادائیگی کے لئے انکم ٹیکس کا کوئی رشوت خور افسر عوام کو تنگ نہیں کرے گا۔ کسی دفتر فیکٹری وغیرہ پر چھاپے نہیں مارے جائیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ سے ہر ٹیکس دہندہ اپنے ٹیکس کی خود تشخیص کرے گا۔ اور اپنے ٹیکس میں کمی بیشی کا اسے خود ہی اختیار حاصل ہو گا۔ وہ کسی رشوت خور افسر کو رشوت دینے پر مجبور نہیں ہو گا۔ وزیراعظم نے قوم سے اور عوام سے اپیل کی کہ وہ دیانت داری سے اپنے ٹیکس کی تشخیص کریں اور ادائیگی کریں۔ یہ سہولت فی الحال ایک سال کے لئے دی جارہی ہے اگر یہ سلسلہ کامیاب رہا تو اس کو جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ میری فتح اور شکست آپ کے ہاتھ میں ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف کا خطاب ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر لائیو نشر کیا گیا۔ جبکہ اس سے قبل وزیراعظم کا ریکارڈڈ خطاب نشر ہوتا تھا۔ یہ خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

○ وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ گیس ڈیزل اور پٹرول کی ایجنسیوں اور زمینوں کی الاٹمنٹ پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ سیاسی بنیادوں پر کسی کو نوازا نہیں جائے گا۔ بلدیاتی انتخابات نومبر میں کرائے جائیں گے۔

○ بھارتی صدر نے وزیراعظم دیوگوڑا کو ہدایت کی ہے کہ وہ 17۔ اپریل تک لوک سبھا سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں۔ کانگرس آئی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ حکومت بنا سکتی ہے۔ بی جے پی کے بعض لیڈروں کا خیال ہے کہ وہ حکومت بنا سکتے ہیں مگر بی جے پی کے لیڈر اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ کوئی بھی حکومت نہیں بنا سکے گا۔ بھارت میں آئندہ انتخابات مئی جون میں ہونے کی قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔

○ پاکستان اور بھارت میں سیکرٹریوں کی سطح پر ہونے والے مذاکرات کا پہلا دور مکمل ہو گیا ہے۔ مگر مذاکرات کی نئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی تاہم مذاکرات جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیراعظم کے اقتصادی پیکیج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ملکی مفاد کو تاجروں کے مفاد پر قربان کردیا گیا ہے۔ اس سے عدم استحکام بڑھے گا۔ کاروباری طبقہ اپنی فتح منا سکتا ہے لیکن عوام پر قرضہ' خسارہ اور افراط زر کا زیادہ دباؤ پڑے گا۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف تحریک چار ماہ کے بعد چلائیں گے۔


اہل ربوہ کیلئے خوشخبری • کوٹ پرفتے ریڈی میڈ۔
جاء حجٹے پرفتہ کیلئے و سوٹ کا ٹن تھری پیس
• چکن سوٹ اتنے سستے کہ آپکو یقین نہ آئے۔ جلدی کیجئے
سیل جاری ہے
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ فون 213161

سیل کے آخری (17) دن
بہنوں کے پرزور اصرار پر
ایک (47) مختلف کلرز میں جاپانی آن سلے برقعے و سوٹ دستیاب ہیں قیمت 350/-
اکبر احمد 32/4 ملحقہ کوٹھی سرمحمد ظفراللہ خان صاحب
دارالصدر غربی — حلقہ قمر ربوہ فون 212866

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اظہر احمد فون: 212868

اعلان داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ کی دونوں برانچوں میں (جونیئر سیکشن، سینئر سیکشن گرلز اینڈ بوائز) نرسری تا دھم کیلئے داخلے یکم اپریل 1997ء سے شروع ہوں گے۔ داخلہ صرف ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس آفس ٹائم میں ادارے سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ نشستیں محدود ہیں۔
پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈمی (کمپیوٹرائزڈ)
دارالرحمت وسطی۔ راجیکی روڈ ربوہ

ہیومن ہاؤس پبلک سکول دارالصدر غربی ربوہ
(دیانت، محنت اور عملِ پیہم ہمارے بنیادی اصول ہیں)
آپ کے بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت ہماری ذمہ داری ہے نرسری تا ششم (انگلش میڈیم) داخلے جاری ہیں (اللہ نے چاہا تو) ہم آپ کے بچوں کی میٹرک تک تعلیم مکمل کروائیں گے
پرنسپل: راجا نصراللہ خان
آفس: 211039
گھر 212421

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کے بغیر ہمارے تیار شدہ زیورات
• زیورات کی واپسی پر کٹوتی نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ 212855
کوٹھی نمبر 1 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔ 212755
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر 10/2-I اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065